محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیہ
شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ ۲۲

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع	حافظ احمد شاکر
مطبع	زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور
ناشر	المکتبۃ السلفیۃ لاہور
کل صفحات	۴۰
رمضان المبارک	۱۴۰۹ھ
اپریل	۱۹۸۹ء

خدا تعالیٰ رسول بھیجتا رہے گا۔"

الجواب] آپ نے اس جگہ آئندہ نبوت کے اجراء پر قرینۃ الرسل بتایا ہے اور ہم ثابت کر آئے ہیں کہ رسل سے مراد بہت سے رسول یک دم بھیجنے کا نہیں۔ بلکہ سنت گذشتہ کے حوالہ سے نبوت محمدیہ کی تائید ہے یہ تو ہمیں بھی مسلّم ہے کہ استمرار میں ماضی، حال، استقبال تینوں زمانے داخل ہوتے ہیں۔ پس پچھلے انبیاء کو ساتھ ملا کر الرسل کا صیغہ بالکل صاف ہو گیا۔ لہٰذا آئندہ نبوت کے اجراء پر الرسل کا قرینہ تمہاری دلیل نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا یہ امر کہ آئندہ زمانہ بھی تو اس استمرار میں آ سکتا ہے جواب یہ ہے کہ آ تو سکتا ہے مگر آیت خاتم النبیین اور دوسری آیات اور صدہا احادیث نبویہ صلعم قرینہ ہیں کہ بعد آنحضرت صلعم کے نبوت بند ہے اور مدعی نبوت کذاب و دجال ہے۔

۲۔ دیکھیے جس طرح خدا کی سنت بغیر کتاب کے نبی بھیجنے کی ہے۔ اسی طرح صاحب کتاب نبی بھیجنے کی بھی تو ہے۔ اب اگر بقرینہ تکمیل دین و اتمام شریعت صاحب کتاب نبی کا نہ آنا اس سنت کو آئندہ کے لئے بند کرتا ہے تو اسی طرح آیت خاتم النبیین و احادیث رسول کریم متعلقہ ختم نبوت۔ بغیر کتاب اور اور ہر طرح کے رسول کے آنے کو بند کرتی ہیں۔

۳۔ صیغہ مضارع میں ہمیشہ استقبال نہیں ہوتا بلکہ کبھی زمانہ حال کے لئے اور کبھی زمانہ استقبال کے لئے ہوتا ہے۔ جہاں حال کے معنی لئے جائیں وہاں استقبال کے لئے نہیں رہتا اور جہاں استقبال کے لئے جائیں وہاں حال کے لئے نہیں رہتا۔ کیونکہ صیغہ مضارع حال اور استقبال میں مشترک ہے اور مشترک عند ایک محل پر ایک ہی معنی دیتا ہے دوسرے معنی نہیں دے سکتا۔ اور اس جگہ مضارع کا لفظ اس لئے استعمال کیا

گیا ہے کہ آنحضرت ؐ جن پر یہ آیت نازل ہوئی وہ خدا کے فضل سے اس کے نزول کے وقت موجود تھے۔ پس مضارع صرف حال کے لئے ہوا اور اس سے استقبال کے معنی منتزع ہو گئے۔

۴۔ اس آیت میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لئے ہے۔ تجدد و استمرار کے لئے یعنی اصطفا و اجتبا فعل الٰہی ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا:۔

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِہٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (وہ ذات پاک جس نے نازل کیں اپنے بندے پر دلائل روشن)
اب یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن کا نزول مستمر ہو۔

۵۔ رسل میں شرعی اور غیر شرعی دونوں قسم کے نبی ہیں تو پھر صاحب شریعت نبی کا انکار کیوں؟ جو دلیل اس کے انکار کی ہے وہی غیر تشریعی کے انکار کی بھی۔

۶۔ اس آیت میں یصطفی زمانہ مستقبل کے لئے نہیں۔ ہے بلکہ حال ماضی ہے اس امر کی دلیل کہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں اپنی سنت ماضیہ بیان کی ہے۔ قرآن مجید کی دوسری آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان مصطفےٰ اور برگزیدہ پیغمبروں کا نام لے کر بیان فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کر کے فرمایا وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا (البقرۃ) موسیٰ کو خطاب فرمایا۔ یٰمُوْسٰۤى اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ (پارہ ۹ سورۃ اعراف) حضرت ابراہیم ؑ و اسحٰق ؑ و یعقوب ؑ کا ذکر کر کے فرمایا وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ (پ ۲۳ ص) آل عمران میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ (پ ۳ آل عمران) انہی برگزیدہ پیغمبروں کا اجمالی تذکرہ آیت اللہ یصطفی میں ہے پس فعل یصطفی میں حکایت ہے حال ماضیہ کی ہے جیسے آیت

فَرِیقًا تَقْتُلُوْنَ (پ بقرہ) میں نہ یہ کہ اے یہودیو محمد صلعم بعد پیغمبر جو آئندہ
آئیں گے ان کو تم قتل کرو گے؟ اسی طرح آیت سورہ انعام اللہ اعلم
حیث یجعل رسالتہ (پ ۸) جو ہم معنی ہے آیت اللہ یصطفی کی اس
میں بھی یجعل استقبال کے لئے نہیں ہے بلکہ حکایت حال ماضی ہے
جس پر قرینہ اُوتِیَ رُسُلُ اللہ فعل ماضی ہے جو اس سے قبل متصل ہی
مذکور ہے۔ کافروں نے پہلے رسولوں جیسی باتیں چاہیئیں تھیں انہیں
گذشتہ رسولوں کی بابت حیث یجعل رسالتہ فرمایا گیا۔

اس آیت سے بتلانا مقصود ہے کہ معبودان باطل جن کی تم پرستش کرتے
ہو کیا کبھی انہوں نے کوئی رسول بنا کر بھیجا؟ وہ تو مکھی پیدا کرنے سے
بھی قاصر ہیں۔ خدا تو وہ خدا ہے جو صاحب اختیار و اقتدار ہے۔ جو
انبیاء اور رسل بھیجتا رہا ہے۔ بھلا تم ایسے صاحب طاقت و قوت خدا کو چھوڑ
کر بے طاقت و ناچیز معبود بنا بیٹھے ہو۔ اجرائے نبوت کا ہرگز ہرگز کوئی
ذکر نہیں ؁

دوسری تحریف | مَاكَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ

(۴ آل عمران رکوع ۱۸)

خدا تعالیٰ مومنوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا جس پر کہ
اے مومنو! تم اس وقت ہو یہاں تک کہ پاک اور ناپاک میں
تمیز کر دے اور خدا تعالیٰ ہر ایک مومن کو غیب پر اطلاع
نہیں دے گا کہ فلاں پاک ہے اور فلاں ناپاک، بلکہ اپنے
رسولوں میں سے جس کو چاہے گا بھیجے گا (اور ان کے ذریعہ
سے پاک اور ناپاک کی تمیز ہو گی) پس اے مسلمانو! اللہ اور
اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ سورہ آل عمران مدنی ہے آنحضرت